مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جن کی زندگی روحانی قیادت اور سیاسی رہنمائی دونوں کی جامع ہونے کے باعث کمالاتِ نبوی سے قریب تر تعلق کا اتصال رکھتی تھی۔ مولانا رائے پوری کو عشق و شیفتگی کا تعلق تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ اگرچہ مولانا مدنی کے کام کی نوعیت ظاہراً سیاسی کام کی تھی لیکن درحقیقت اسلام میں خود سیاست دین کا اہم اور بعض حیثیات سے بنیادی جزو ہے ___ اور یہ وہ نکتہ ہے جو ہمارے اچھے اچھے علما کی نظروں سے پہلے بھی اوجھل رہا اور آج بھی اوجھل ہے۔ لیکن اکابر علما و مشائخ کی مقدس زندگیاں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے لے کر مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی تک اسلام کے اس جامع تصورِ حیات کی آئینہ دار رہی ہیں اور ان حضرات کی یہی وہ خصوصیت ہے جو عالمِ اسلام کے علما و مشائخ میں ان کو ممتاز درجہ و مقام دیتی ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالقادر رائے پوری کی حیات میں بھی اس جامعیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ اسی نقطۂ نظر سے کیا جائے۔

روائع اقبال (عربی)

از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی تقطیع کلاں۔ ضخامت ۱۲۶ صفحات ٹائپ خوشنما اور واضح قیمت دو سو قرش شائع کردہ دارالفکر دمشق

پتہ:- مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلما۔ لکھنؤ۔

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی شاعری درحقیقت آج کل کے انسان جدید کے لئے ایک عالم گیر پیغام فکر وہدایت ہے جس میں اس کے موجودہ تمدن اور اس کے فلسفہ و افکار کا تجزیہ کرکے بتایا گیا ہے کہ اگرچہ یہ سب چیزیں بظاہر بڑی خوشنما اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا وجود لادینی ہے اس لئے یہ عمارت زیادہ عرصہ تک کھڑی نہیں رہ سکتی۔ ضرورت تھی کہ اس پیغام کا دنیا کی ہر چھوٹی بڑی زبان میں ترجمہ ہوتا اور اس کی تشریح و توضیح میں کتابیں لکھی جاتیں۔ لیکن چونکہ اس پیغام کی اساس اور اصل قرآن مجید ہے جس کے اولین مخاطب عرب تھے اور زمانہ کی بے رنگی اور انقلاب سے بھی عرب آج قومیت اور وطنیت کے ہم رنگ زمین دام کے صید زبوں بنے ہوئے ہیں اس لئے اقبال کے فکر اور فلسفہ کی اشاعت سب سے زیادہ عربی زبان میں ہونی چاہئے تھی۔ اور یہ اس کا حق بھی تھا۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب میں مولانا نے اقبال کے پیغامی کلام کے خاص خاص اجزا کا عربی میں ترجمہ کیا ہے اور شروع میں شاعر کے حالات و سوانح بھی لکھے ہیں۔ یہ بات بڑی قابلِ تعریف ہے کہ ترجمہ میں اصل کی روانی۔ زور اور فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے اور اس لئے کوئی عربی کا صاحب ذوق اسے پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ امید ہے عرب ممالک میں یہ کتاب خاطر خواہ مقبول ہوگی! فَجَزَاہُ